لتھوانیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں لتھوانیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ امسال لتھوانیا سے 8 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ اس وفد میں طلباء، پروفیسرز، ایک کالج کی ایڈمنسٹریٹر اور وکیل شامل ہوئے تھے۔

ملاقات کے آغاز میں وفد کے تمام ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ آج ان کی خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو رہی ہے۔

اس کے بعد ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقاریر خود لکھتے ہیں؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** مجھے خود پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کہنا ہے۔ آج کے خطبہ کے بارہ میں مَیں نے کل سوچا تھا۔ تقاریر وغیرہ بھی میں خود ہی تیار کرتا ہوں۔ بعض دفعہ حوالہ جات کے لئے اپنے دفتر سے مدد لیتا ہوں۔ تقاریر کے topics وغیرہ کا انتخاب میں خود کرتا ہوں اور حوالہ جات کیلئے رہنمائی دیتا ہوں کہ مجھے فلاں فلاں حوالہ نکال دیں۔

❁ **وفد کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ اسلام میں سؤر کا گوشت کھانا کیوں منع ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سؤر کا گوشت کھانا تو بائبل میں بھی منع ہے۔**

❁ ایک ممبر نے سوال کیا کہ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** اپنے وقت کو مختلف کاموں کیلئے کس طرح **manage کرتے ہیں؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** میں خود نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی سارے کام ہو جاتے ہیں۔ پہلے میری زندگی کا معمول بالکل مختلف ہوا کرتا تھا لیکن خلافت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد میرے معمولات میں ایک U-turn آ گیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ مجھ سے کیسے ہو گیا؟ اللہ ہی تھا جو تمام کاموں کو کرنے والا تھا۔

❁ **ایک خاتون نے سوال کیا کہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت کیوں دی ہے؟**

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے فرمایا کہ جو چار شادیوں کی اجازت دی ہے وہ بعض شرائط کے ساتھ دی ہے۔ مثلاً دو اور تین اور چار کی جو اجازت قرآن کریم میں ہے یہ جنگوں کے حالات کے پیشِ نظر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے عالمی جنگیں ہوئیں تو بہت سے مرد جنگوں میں مارے گئے اور یہاں جرمنی میں بھی بے تحاشا مرد مارے گئے۔ اور بڑی تعداد میں عورتیں پیچھے رہ گئیں۔ اگر چار شادیوں کی اجازت ہوتی تو پھر ان عورتوں کی بھی شادی ہو سکتی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام سے قبل بھی لوگ زیادہ شادیاں کرتے تھے اور کئی بیویاں رکھتے تھے۔ وہ عیسائی تھے یا لامذہب تھے یا بتوں کو پوجنے والے تھے وہ کئی کئی بیویاں بیس بیس، تیس تیس بیویاں رکھتے تھے۔ کوئی جتنا بڑا آدمی ہوتا اس کی اتنی ہی زیادہ بیویاں ہوتیں۔ بلکہ افریقہ میں ابھی بھی بعض علاقوں میں رواج ہے کہ ان علاقوں کے چیفوں نے کئی کئی بیویاں رکھی ہوتی ہیں۔ اور جب وہ احمدی ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ پھر انہیں بتایا جاتا ہے کہ چار بیویاں رکھنے کے بعد باقی کو احسن رنگ میں حقِ زوجیت سے آزاد کر دیں۔ پس اسلام نے تو تعداد کو محدود کیا ہے اور پھر اس کے ساتھ کئی شرائط بھی لگائی ہیں کہ تم انصاف کرو۔ یہ سب سے بڑی شرط ہے کہ اگر ایک سے زائد شادی کرنی ہے تو ہر بیوی کے ساتھ انصاف کرو۔ اس بات کی اجازت نہیں کہ کسی بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ دو۔

اسی عورت نے دوبارہ سوال کیا کہ چار ہی کیوں ہیں؟ پانچ کیوں نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر پانچ ہوتیں تو آپ نے کہنا تھا کہ پانچ ہی کیوں، چھ کیوں نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگوں کے حالات کے علاوہ یہ بھی صورت ہوتی ہے کہ پہلی بیوی کی اولاد نہیں ہے اور مرد کو اولاد کی خواہش ہے تو وہ دوسری شادی کر لے۔ بعض عورتیں بیمار ہوتی ہیں اور مرد کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو اس صورت میں بھی مرد دوسری شادی کر سکتا ہے۔ اسی طرح بعض دوسری ضرورتیں بھی پڑتی ہیں جس کیلئے مرد کو ایک سے زائد شادی کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح بعض دینی ضروریات کیلئے بھی بعض لوگوں کو شادیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض مرد ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہمارا ایک بیوی سے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے مرد بجائے اس کے کہ ادھر اُدھر جائیں اور غلط کام کریں ان کیلئے بہتر ہے کہ وہ دوسری شادی کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گھر میں پاکیزہ ماحول بنانا ضروری ہے۔ اگر مرد کا گزارہ نہیں ہوتا تو بہتر ہے کہ ماحول کی پاکیزگی قائم رکھنے کے لئے دوسری شادی کر لے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر مرد کو پتہ ہو کہ عورت کے کیا حقوق ہیں اور ان کو ادا نہ کرنے پر اس کو کتنا گناہ ہوگا تو شاید مرد ایک بھی شادی نہ کرے، دو تین تو دور کی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام فطرت اور حقیقت کے قریب لاتا ہے۔ یہاں جو 65 یا 75 فیصد طلاقیں ہوتی ہیں وہ اسی وجہ سے ہوتی ہیں کہ مرد اور عورت میں ایک خاص عرصہ کے بعد اعتماد نہیں رہتا۔ آپ بے شک دیکھ لیں کہ مرد کہیں نہ کہیں involve ہوا ہوتا ہے۔ شاید کہیں عورت بھی ہوتی ہو لیکن عموماً مردوں پر یہی الزام لگاتے ہیں اور عورتیں اس کی وجہ سے طلاقیں لیتی ہیں۔ تو nature کا ایک قاعدہ قانون ہے اس کے مطابق نہ چلنے سے یہ برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ان برائیوں سے روکنے کیلئے اسلام کہتا ہے کہ تم شادیاں کر لو۔ بجائے اس کے کہ آپس کے اعتماد کو بھی ختم کرو۔ پہلی بیوی کو اعتماد میں لو اور اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے دوسری شادی کرو یا تیسری شادی کر لو۔ بجائے اس کے کہ تم اپنی بیوی کا اعتماد ختم کرو اور گندے کاموں میں ملوث ہو جاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بجائے اس کے کہ پہلی بیوی کا اعتماد ختم کرو اور گندے کاموں میں ملوث ہو جاؤ اس سے بہتر ہے کہ دوسری شادی کر لو تا کہ پہلی بیوی کا اعتماد بھی قائم رہے۔

❁ **اسی خاتون نے سوال کیا کہ اگر مرد میں ایسی بیماریاں ہوں تو عورت کیا کرے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اگر مرد میں کوئی ایسی بیماری ہے تو عورت خلع لے لے اور علیحدہ ہو جائے۔ اسی طرح اگر عورت یہ نہیں چاہتی کہ مرد دوسری شادی کرے تو وہ عورت خلع لے سکتی ہے۔ اگر مرد کو طلاق کا حق ہے تو ایسے حالات میں جب عورت خوش نہیں ہے تو اس کو اپنے خاوند سے خلع لینے کا حق ہے۔ وہ خاوند سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے۔ اس صورت میں مرد اپنی اس بیوی کو پورے حقوق کے ساتھ رخصت کرے گا۔ اور اگر اس بیوی سے اولاد ہو تو اولاد کے سب حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے گا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دنیا میں ایک قبیلہ ایسا بھی ہے جہاں عورت کو اختیار ہے کہ وہ ایک سے زیادہ مردوں سے شادیاں کر سکتی ہے اور نسل کو چلاتی ہے۔ لیکن پھر یہ پتہ نہیں چلتا کہ بچہ کس کا ہے؟ عموماً ہر سوسائٹی میں مرد سے ہی نسل چلتی ہے اس لئے مرد تو چار شادیاں کر سکتا ہے اور مرد کو جو ضروریات ہیں وہ عورت کی ضروریات سے زیادہ ہیں۔ اس لئے بھی اس کو اجازت مل گئی لیکن اگر عورت ایک سے زیادہ شادیاں کرے گی تو پتہ نہیں چلے گا کہ کس کی نسل چل رہی ہے۔